THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح - قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم لیکر شائع ہوتا ہے -

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ✻ دوائے بی شفا بینی مرض دارالاماں بینی

جلد ۲۶	مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء	نمبر ۱۴-۱۵

الحکم کا یادگاری نمبر

ایک نوجوان کا تبلیغی جوش

الحکم کے یادگاری اور تبلیغی نمبر کے لئے گذشتہ اشاعت میں اعلان کر دیا گیا ہے - یہ قطعی فیصلہ ہے - کہ اگر دس ہزار کی درخواستیں نہ آئیں تو میں اسے شائع نہیں کرونگا -

مجھکو امید ہوتی ہے کہ خدا تعالے چاہے تو یہ تعداد پوری ہو جاوے - اعلان کے ہوتے ہی میرے پاس ایک نوجوان منشی غلام محی الدین صاحب رخصتی پوسٹل کلرک آئے اور نہایت اخلاص اور جوش کے ساتھ کہا کہ میں ایک سو پرچہ کا خریدار رہوں -

میں اس کی طرف دیکھتا تھا - کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ اس ہمت میں اپنی طاقت سے بہت بڑھکر کام لے رہا ہے - اس ابتداء نے ہی مجھے امید دلائی کہ اس تحریک میں خدا تعالی کا فضل شامل حال ہو تو برکت ہوگی یہ کام کسی تجارتی نقطہ خیال سے نہیں - بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک مشن کی اشاعت کے ایک جذبہ کا نتیجہ ہے - میں چاہتا ہوں کہ ایک وقت واحد میں دس ہزار آدمیوں کو تبلیغ ہو جائے اور اگر دس دس آدمی بھی ایک پرچہ کا مطالعہ کریں گے تو

ایک لاکھ کو پیغام پہونچ جائیگا

پس میں اپنے تمام ان دوستوں اور مخلص اصحاب کو (جو ذاتی طور پر مجھ سے محبت کے تعلقات رکھتے ہیں - اور سلسلہ کے کاموں کے لئے ایک اخلاص سے بھرا ہوا دل اپنے پہلو میں رکھتے ہیں) پکارتا ہوں کہ وہ اس اشاعتی کام میں حصہ لیں - الحکم کا یہ دس ہزاری نمبر ان کو دنیا میں بھی ایک زندگی عطا کریگا - اور خدا کے حضور بھی وہ اجر عظیم کے وارث ہونگے - اس مختصر اعلان میں میں نام بنام تحریک نہیں کرتا اب صرف ۹۹ بزرگوں کی ضرورت ہے - بلکہ ۹۸ کیونکہ ایک اور مخلص دوست ہیں - جنہوں نے مجھے ہمیشہ سے ہدایت کی ہوئی ہے - کہ وہ الحکم کی ہر تحریک میں حصہ دار ہیں - اور ان کا نام اول سمجھا جاوے - یہ خان بہادر مولوی غلام محمد خاں صاحب گورنر گلگت ہیں - اس لئے اب صرف ۹۸ احباب ہمت کریں - جب تک پورے دس ہزار کی درخواستیں نہ آجائیں یہ نمبر شائع نہ ہوگا - بعض احباب ممکن ہے پورے ۱۰۰ پرچے نہ خرید سکیں اس لئے حسب ذیل نرخ شائع کر دئے ہیں - تاکہ جسقدر تعداد وہ خرید سکیں خرید لیں

۱۰۰	کاپی	۵؍
۵۰	کاپی	لعہ؍
۲۵	کاپی	صہ؍
۵	کاپی	۴؍ عصہ

تمام درخواستیں مینیجر الحکم قادیان کے نام آنی چاہئیں **عرفانی**

احتیاط

(بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

جن علاقوں میں پلیگ ہے وہاں سے کوئی طالب علم سر دست حصول تعلیم کیواسطے قادیان نہ آدیں - کیونکہ شریعت کے مطابق جہاں بیماری کا زور ہو گیا ہو - وہاں سے نکلکر دوسری جگہ جانا اول تو خود نکلنے والے کیواسطے ضرر رساں ہوتا ہے - اور دوم جس علاقہ میں وہ جائے اس کے واسطے بھی خطرہ کا اندیشہ ہے - یہاں کے طالب علم باہر گئے ہوئے ہیں - خواہ وہ مدرسہ احمدیہ کے ہوں یا مدرسہ تعلیم الاسلام کے اگر ان کے اس علاقہ میں بیماری پھیلی ہوئی ہے - تو وہ ابھی قادیان نہ آدیں - اور جب تک کہ بیماری کا اس علاقہ میں بالکل آرام نہ ہو جائے اسی جگہ یا وہاں کے گرد و نواح میں ٹھہرے رہیں - مہمان جو باہر سے آنے والے ہوں وہ بھی ازراہ عنایت اس ہدایت پر کاربند ہوں -

محمد صادق عفا عنہ جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا -)

پیغام پارٹی کی بدقسمتی میں اضافہ

نیش عقرب کی زندہ مثال

میں نے الحکم کے دورِ جدید میں یہ التزام کیا تھا کہ پیغام پارٹی کے متعلق کچھ نہ لکھوں صرف اس لئے کہ سلسلہ کی ضروریات حاضرہ کا اقتضا کچھ اَور ہے۔ یہ وقت ہے کہ تمام مسلمان ایک غرض مشترک پر اکٹھے ہو کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں اگر ہم گھر میں الجھتے رہیں گے تو غیر مناسب ہوگا باوجودیکہ پیغام جنگ میں الحکم کے خلاف اور عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصر کی مخالفت کی گئی مگر میں نے خاموشی اختیار کی کہ

میری جنگ ذاتی نہیں

میں نے جب بھی سلسلہ کے غداروں کے خلاف قلم اٹھایا تو سلسلہ کے مفاد اور اغراض کے لئے ہی اٹھایا۔ اس لئے میں نے اپنی یا اپنے بیٹے کی مخالفت کے وقت جواب تک دینا بھی پسند نہ کیا۔ ورنہ جن ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب کے خلاف اسلامی جرائد میں مخالفت ہو رہی تھی میں واقعات صحیحہ کی بنا پر ان کے سفر مکہ کی حقیقت کھول سکتا تھا۔ لیکن میں نے اس لئے بھی اعراض کیا کہ وہ ایک مصیبت زدہ انسان کی حیثیت میں واپس آرہے ہیں۔ مکرمی خواجہ جمال الدین مرحوم کی وفات کا صدمہ اُن کے لئے حوصلہ شکن ہے علاوہ بریں اس بحث کا سلسلہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

مگر میں دیکھتا ہوں کہ پیغام پارٹی کے اصول اور دستور العمل میں یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ وہ اس بات کی منتظر رہتی ہے کہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز اور امام پر حملہ کرے

مخالفت کے لئے موقعہ یا محل ہو یا نہ ہو مگر وہ اپنے ترکش سے مخالفت کے تیر پھینکنے میں مضائقہ نہیں کرتے۔ ابھی قادیان میں بعض غداران سلسلہ کو جماعت سے خارج کیا گیا۔ پیغامیوں نے ان کی تائید کے لئے اپنے اخبار کے کالم کھول دیئے گویا

بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے حاشیہ نشین دیکھ چکے ہیں کہ ان کی روز روز مخالفت اور منصوبہ بازی نے سلسلہ حقہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچایا الٰہی سلسلوں کے ساتھ ارتداد ایک لازمی چیز ہے اور یہ ارتداد ان سلسلوں کی حقانیت اور صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے آج مولوی محمد علی صاحب کو سلسلہ عالیہ سے ایسے غداروں کے کاٹے جانے پر تعجب نہیں بلکہ اعتراض کرتا ہے مگر اُسے یاد نہیں کہ وہ ۱۹۰۶ء میں ڈاکٹر عبد الحکیم خان کو جب جماعت سے خارج کیا گیا تھا کیا لکھ چکا ہے:

جب کبھی اللہ تعالےٰ دنیا کی اصلاح کے لئے کسی نبی کو مامور فرما کر بھیجتا ہے اور اس کے ذریعہ سے مخلص مومنین کی ایک جماعت کو اکٹھا کرتا ہے تو ساتھ ہی بعض ایسے لوگ بھی خدائی جماعتوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن کے ایمان کچے اور دل کمزور ہوتے ہیں۔ پس یا تو یہ لوگ مامور سے تعلق پیدا کر کے اپنے ایمان کو مضبوط کر لیتے ہیں اور یا اگر انہوں نے مامور سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا۔ تو اس شاخ کی مانند جو تنہ کے ذریعہ جڑھ سے غذا حاصل نہیں کرتی آہستہ آہستہ خشک ہو کر کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہوتی ہے جو مُنہ سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر اُن کے دلوں میں نور ایمان نے جگہ پیدا نہیں کی ہوتی اور نہ وہ ان ہدایتوں پر چلتے ہیں جو مخلص مومنین کو خدا کی راہ میں ترقی کرنے کے لئے بتائی جاتی ہیں گویا مخلص مومنین کے علاوہ ایک جماعت مرتدین کی اور ایک جماعت منافقین کی ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کی سُنّت ہے کہ ہر ایک الٰہی سلسلے میں ان دو قسموں کے اشخاص بھی پائے جائیں۔ (مولوی محمد علی در ریویو)

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم نشین اپنے امیر کے اس بیان کو پڑھیں اور شرم کریں کہ یہ سمجھتے ہوئے اور جانتے ہوئے بھی کہ منافقین اور مرتدین الٰہی سلسلوں کے ساتھ رہتے ہیں آج وہ بعض غداروں کے خارج کئے جانے پر ہماری مخالفت کا شور کیوں مچاتے ہیں۔

کیا اس لئے کہ انہوں نے ان کے عقائد کی ہاں میں ہاں ملائی ہے؟

اگر ان کے یہی عقاید تھے جو وہ آج بتاتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے یا آپ کے منکر کافر نہیں کہتے یا غیر احمدی کو لڑکی دینا جائز سمجھتے ہیں وغیرہ تو ان کے ایمان اور دیانت کا کیا تقاضا تھا؟ کیا یہی کہ وہ احمدی جماعت میں شامل رہ کر حضرت خلیفہ ثانی کے مبائعین میں داخل ہوتے یا لاہور کی مسجد ضرار میں جا کر توبہ کرتے؟ جو شخص اپنے عقاید کو اس طرح پر چھپا سکتا ہے؟ کیا وہ دیانتدار اور ایماندار کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب خود ہی فتوے دیں۔ اگر انہوں نے اپنے عقاید کا پہلے اظہار کیا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ بیشک وہ منافق نہیں لیکن اب اخراج کے بعد محض دھوکا دینے کے لئے اس قسم کے خیالات کا اظہار کرنا قابل شرم اور اپنے اندرونی گند کا اظہار ہے۔

سب سے بڑھ کر افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ مولوی محمد علی صاحب یہ جانتے ہوئے کہ یہ لوگ شریعت محمدیہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں اور بہاء اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل مانتے ہیں پھر کس طرح اُن کی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ ان کی تائید کریں۔

اس سارے مضمون کو جو ان مرتدین کی تائید میں لکھا گیا ہے پڑھ کر اس نتیجہ پر آنا پڑتا ہے کہ یہ محض نیش عقرب کی مثال ہے اس کی تائید اس مضمون سے بھی ہوتی ہے جو ۹- اپریل ۱۹۲۴ء کے پیغام میں "قادیان میں لاٹھیاں چل گئیں" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اور اس میں ان لوگوں کو (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خطرناک دشمن اور زبان دراز مخالف ہیں اور جن دیوبندیوں کے ہاتھ سے خود پیغامی بھی نالاں رہے ہیں) اہل سنت والجماعت قرار دے کر ان کی تائید کرنی چاہی ہے حالانکہ تقاضائے تقوےٰ یہ تھا کہ واقعات نفس الامری معلوم کرتے۔ اور پھر جو چاہتے لکھتے۔ مگر ذرہ بھی نہ ڈر کر احمدی جماعت پر حملہ کرنے میں پیغام صلح کے فرشتوں نے وہ کام کیا ہے جو کسی نیک نیت انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ ان کے اس طرز عمل نے صاف ثابت کر دیا ہے کہ ان کی مخالفت ہمارے ساتھ کسی نیک نیتی اور تقویٰ پر مبنی نہیں بلکہ یہ ان دو جماعتوں میں سے ایک قسم کے لوگوں کی مخالفت ہے جو مرتدین یا منافقین کے نام سے الٰہی سلسلوں کے ساتھ ابتدا میں مل جاتے ہیں۔ لاہوری جماعت کو یہ جدید مرتدین مبارک ہوں۔ سلسلہ حقہ میں تو تمحیص ہوتی رہتی ہے کوئی غدار اور خبث نفس رکھنے والا اس پاک جماعت میں رہ نہیں سکتا۔ وہ اس شاخ کی طرح ہے جس کو جڑھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے جب وہ اپنی خشکی میں انتہا کو پہونچ جاتی ہے تو اُسے کاٹ کر تنور میں ڈالدیا جاتا ہے۔ ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہم اس قسم کی گالیاں سننے کے عادی نہیں اور جب ایسے لوگ نکال دیئے جاتے ہیں تو اُن کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ ہے کہ وہ غلط اور فرضی بیانات شائع کرتے رہیں اور جن کے دل اسی جذام سے مجروح ہو چکے ہیں وہ ان کی باتوں کو سنتے اور اُن کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن

آخر حق کھل جاتا ہے اور باطل اپنی نحوست لے کر بھاگ جاتا ہے +

اطلّاع ضُروری

چونکہ اکثر مقامات پر طاعون پھیل رہا ہے اور جہاں طاعون پھیل گیا ہو وہاں سے نکلنا منع ہے اِس لئے احباب کو چاہیئے کہ ایسے علاقوں سے جہاں طاعون کا زور ہے یہاں نہ آئیں اور ایسے مقامات سے طالبعلم بھی فی الحال نہ بھیجے جائیں۔ احباب کو یہ امر بخوبی ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

اکسیر الاجسام کے متعلق ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ کیا وہ ہر مزاج والے کے لئے مفید ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اکسیر الاجسام ہر موسم اور ہر طبیعت کے لئے انشاء اللہ مفید ہے۔ اِس کے اجزا کے طبّی فوائد اور ترکیب کے نتائج خُدا کے فضل سے یقینی ہیں تاہم تمام چیزوں میں تاثیر اور برکت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے (مینیجر اکسیر الاجسام)

ہندو مذہب کا تمدنی تنزل

شردھانند اچھوتوں کو ملانے اور شدھی کا جال پھیلانے کی بے حد کوشش کر رہا ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ ہندو مذہب نے ان لوگوں کو انسانیت تو ایک طرف جانوروں سے بھی نیچے گرا دیا ہے۔ اور یہ اقرار آریہ اخبار خود کر رہے ہیں۔ چنانچہ پرکاش لکھتا ہے۔

"پرماتما کے چھ کروڑ امرت پتروں کے ساتھ جو شرمناک سلوک ہندوؤں کی طرف سے روا رکھا جاتا ہے۔ وہ اس جاتی کے دامن پر ایک بدنما دھبہ ہے یہ لوگ ہندو ہیں۔ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا انگ ہیں لیکن باوجود اس کے ہم ان کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں۔ جو دشمنوں کے ساتھ بھی روا نہیں رکھتے کتے ہماری گود میں بیٹھ سکتے ہیں۔ وہ ہمارا منہ چاٹ سکتے ہیں۔ اور ہم ان کا منہ چوم سکتے ہیں۔ ہمارے چوکوں میں بھی آ سکتے ہیں۔ لیکن یہ یہ خدا کے بندے ہمارے نزدیک نہیں آ سکتے!!"

یہ نقشہ ہے اس سلوک کا جو خدا کی ایک مخلوق سے ہندو مذہب کر رہا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ ٹراونکور میں بعض ایسی سڑکیں ہیں۔ جن پر چلنے سے وہ سڑکیں بھی پلید ہو جاتی ہیں۔ اسی بنا پر آج کل وہاں ستیہ آگرہ ہو رہا ہے جس مذہب اور قوم کی یہ حالت ہو۔ وہ عالمگیر و عمومی ہونے کا اگر دعوےٰ کرے تو مذہب کے ساتھ ہنسی نہیں تو کیا ہے۔ یہ اسلام ہی کی قوت قدسی کا اثر ہے کہ اس کو قبول کرتے ہی ہر قسم کے امتیازات دور ہو کر عزت و شرف کا مساوی درجہ ہر شخص کو دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے تبلیغ ہدایت کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے۔ اگر جنوبی ہندوستان میں ایک زبردست مشن قائم کیا جائے تو ہندو مذہب کی اس گراوٹ سے فائدہ اٹھا کر لاکھوں انسانوں کو اٹھایا جا سکتا ہے۔؟

ہندوستان کے مسلمانوں کا آئندہ پروگرام

خلافت کے عزل و نسخ کے بعد اب مسلمانان ہند اپنا جدید پروگرام طیار کر رہے ہیں۔ اور تجویز یہ ہے کہ مسلم لیگ کو زندہ کیا جائے تا کہ وہ ہندو سبھا کی طرح مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کرے مجلس خلافت اسلام کے بین الاسلامی معاملات میں دخیل رہے اور جمعیۃ العلماء مسلمانوں کی مذہبی تعلیم اور اشاعت اسلام کا کام کرے۔ اور تعلیمی کانفرنس علیگڈھ جو کام کر رہی ہے۔ وہ کرتی رہے۔ اس طرح پر تقسیم محنت کے اصول پر کام جاری رکھا جائے۔

اشتہاری رنگ میں یہ پروگرام خوش کن ہو سکتا ہے مگر عملی نقطہ نگاہ سے بالکل بے اثر ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ مسلمان ملکر کوئی کام کر سکیں۔ جب تک حبل اللہ سے وابستہ نہوں۔ مسلمانوں کا اس طرح پر تلاش مقصود میں ٹامک ٹوئیے مارتے پھرنا بتاتا ہے کہ وہ راہ منزل سے دور ہیں۔ ان کے سامنے ایک جماعت ہے۔ جو اپنے کام کو اطمینان اور تسلی کے ساتھ کر رہی ہے اور سلیم الفطرت اور پہلو میں دردمند دل رکھنے والے اس کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مگر علماء سوء ان کو اس طرف آنے نہیں دیتے۔ اس لئے کہ ان کی سیادت اور قیادت کا وہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جب تک علماء سوء مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے موجود ہیں اس وقت تک مسلمانوں میں کسی اصلاح کا ہونا موہوم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سے اول اس امر کا انتظام کیا جائے۔ کہ مسلمانوں میں یہ روح پیدا ہو کہ وہ ان علماء سوء کے پنجے سے نجات پائیں۔ پھر اگر وہ کسی کام کو مذہب و ملت کے لئے کرنا چاہیں گے تو اس میں کامیابی یقینی ہے۔

زمیندار کی خیرہ سری

زمیندار نے اختر علی خانصاحب کی رہائی کے بعد متانت اور معقولیت کو چھوڑ کر ہزل اور سوقیت کی طرف توجہ کی ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کا ایک نیا جوش لے کر وہ نمودار ہوا ہے۔ زمیندار اب تک اس مخالفت کے تلخ تجربوں کو بھگت رہا ہے۔ گو وہ اپنی بدقسمتی سے یہ احساس نہ رکھتا ہو۔ سلسلہ عالیہ اعتراضات سے نہ ڈرتا ہے۔ اور نہ اسے کبھی پرواہ ہوتی ہے۔ لیکن ملک اور قوم میں تہذیب اور اخلاق سکھانے کے اجارہ دار جرائد اگر شریفانہ روش کو چھوڑ کر لوگوں کے مذاق بگاڑنے لگیں تو اس سے بڑھ کر لعنتی کام کیا ہو گا۔

خلیفۃ المسلمین کی معزولی اور مفروضہ خلافت کے نسخ نے جو کاری حربہ خلافت کمیٹیوں کو لگایا ہے۔ اس سے کھسیانے ہو کر دوسروں کو گالیاں دینا شرافت سے بعید ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ و راشدہ ہے۔ اور یہ جو قمیص خلافت اسے پہنایا گیا ہے۔ یہ کسی انسان کے ہاتھ سے نہیں اتر سکتا۔ اور کوئی قوت دنیا کی اس کو معزول نہیں کر سکتی ایک شخص نے اپنی نادانی سے کئی سال گذرے ایک اعلان کیا کہ میں اس کو معزول کرتا ہوں۔ حضرت امام نے سالانہ جلسہ میں ہزاروں انسانوں کے مجمع میں اس اعلان کو پڑھ کر کہا کہ جس نے مجھے اس شخص کے کہنے سے خلیفہ مانا ہے میں اسے آزاد کرتا ہوں۔ مگر ایک فرد بھی نہ اٹھا۔ جو اس اعلان کرنے والے کا ساتھ دیتا۔ وہ اعلان کرنے والا آج تک اپنی اس ناکامی کو دیکھ رہا ہے۔ پس یہ کہنا کہ آج کل دنیا کی رو خلفاء کے خلاف چل رہی ہے۔ انہیں اپنے عزل اور جلا وطنی کا خدشہ تو ضرور لگ گیا ہو گا۔ خلیفۃ المسلمین سے ہمدردی کا اظہار فرمانے کی وجہ یہی "خوف" معلوم ہوتا ہے۔ حد درجہ کی بیہودگی اور خیرہ سری ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمیندار ایک طرف تو منہ سے خلیفۃ المسلمین کہتا ہے۔ مگر دراصل وہ اس معزول اور جلا وطن شخص سے کسی کو ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔

زمیندار کو قلم کی وہ کشش ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے۔

— خلافت حقہ کا پھر مقابلہ کر کے دیکھ لے۔

میں سے وہ اس سلسلہ کو مٹا سکتا تھا۔ اور اس نے دیکھا کہ اس کشش نے اس کو کس کشمکش میں ڈالا۔ اگر اب بھی اس میں طاقت ہے۔ تو وہ اپنے اگلے پچھلوں کو ساتھ ملائے اور اس خلافت حقہ کا پھر مقابلہ کر کے دیکھ لے۔

وبا طاعون کیلئے مجرب نسخے

گذشتہ اشاعت میں طاعون کے متعلق کچھ لکھا گیا ہے یہ ایک عذاب ہے اور خدا کے غضب اور عذاب سے اسی کی جناب میں پناہ مل سکتی ہے۔ اور دلوں کی پاکیزگی اور زندگیوں میں ایک خدا ہیں تغیر ہی موجب نجات ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک جسمانیات اور اسباب کا تعلق ہے علاج بھی کرنا چاہیئے اس لئے آج کچھ مفید اور سہل الحصول نسخے بھی درج کئے جاتے ہیں۔ جو ہر جگہ باسانی مل سکتے ہیں۔ یہ نسخہ جات مقرر ہمعصر وکیل نے شائع کئے ہیں۔ اور تمام اخبارات سے اشاعت کی خواہش کی ہے

۱۔ جوہڑوں اور تالابوں اور گیلی جگہوں میں ایک گھاس پیدا ہوتی ہے۔ اسکو پنجابی میں ڈیلا اور موتھا کہتے ہیں۔ اس کی جڑ جو گول اور خوشبودار ہوتی ہے۔ اگر تازہ مل سکے تو فبہا ورنہ عام دکاندار پنساریوں سے موتھا یا مشک زمین یا مشک یا سعد کو نام سے مل سکتی ہے۔ کہ اسے پانی میں باریک پیسکر (اگر تازہ ہو تو بغیر پانی کے پیس) طاعون کے ورم یا گلٹی یا پھوڑے پر لیپ کیا اگر خشک ہو تو بقدر ڈیڑھ تولہ اور اگر تر ہو تو تین تولہ کے قریب ۳-۴ چھٹانک سرد پانی میں خوب باریک پیسکر اور کپڑے سے چھانکر مریض کو وہ پانی پلا دیں۔ اس دوائی کی تین خوراک کریں اور دن رات میں کم از کم پانچ چھ مرتبہ پلائیں۔ بفضل شافی مطلق صحت ہو جائیگی۔

۲۔ پانی کی جگہوں میں ایک گھاس پیدا ہوتی ہے جسکو پنجابی میں کسیر یا کسیرو کہتے ہیں۔ اس کے پتے پیاز کے پتے کی طرح ہوتے ہیں مگر پیاز کے پتوں کی نسبت بہت باریک ہوتے ہیں۔ اور اندر سے کھوکھلے موسم سرما میں دیہاتوں میں عام طور پر مسجدوں میں چٹائی کے نیچے ان کا فرش بچھاتے ہیں۔ اس کی جڑ جو ملیٹھی سی ہوتی ہے۔ تازہ دیا سوکھی ہوئی دکانوں سے لیکر بطریق مذکور طاعون کی گلٹی پر لیپ کریں۔ اور مریض کو اس کا پانی پلا دیں۔ اس کی جڑ کا پانی جو آگ پر جوش دیکر حاصل کیا گیا ہو ہیضہ کے لئے بھی اکسیر ہے۔

۳۔ جدوار یا زردار۔ زربسی کو مذکورہ بالا طریق سے لیپ اور پینے کے کام میں لاویں۔ اسکی خوراک پینے کیلئے فی مرتبہ دو ماشہ کے قریب ہے۔

۴۔ برگ نیم ۱ تولہ۔ چرائتہ ۱ تولہ۔ افسنتین ۱ تولہ۔ گلو کا آٹا ۱ تولہ پیچکرا ۱ تولہ۔ فلفل دراز ۱ تولہ۔ سونف رومی ۶ ماشہ۔ پیپتہ ۳ عدد جدوار سب کو الگ الگ کوٹکر کپڑے میں چھان لیں۔ پھر سب سفوفوں کو ملاکر پانی سے چنے کے برابر گولیاں بنا دیں۔ دن میں ۳ مرتبہ مریض کو ایک ایک گولی سرد پانی سے یا دہنیا اور گلو کو پانی میں جوش دیکر اس کے پانی کو سرد کر کے اس سے کھلا دیں۔ تندرست آدمی حفظ ماتقدم کیلئے ہر روز صبح نہار ایک گولی سرد پانی سے کھاوے۔

۵۔ مندرجہ بالا ۱ تا ۳ دوائیاں زہروں اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں۔ جس کسی نے کوئی زہر کھایا ہو یا کسی زہردار جانور سانپ بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو تو ان میں سے کوئی ایک دوائی بکثرت پلانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے

(ڈسپنسر محمد ادیب خاں کاتب دفتر اخبار وکیل امرتسر)

احمدیوں کے دو گاؤں پر حملہ

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان میں بغاوت کے آثار نمودار ہیں - علاقہ خوست میں منگل قوم کو مذہبی ملاؤں نے برانگیختہ کیا ہے - اور انہوں نے اُس علاقے کے دو دیہات کو جلانے کا ارادہ کیا۔ ان دیہات کے باشندوں کا قصور یہ تھا کہ وہ احمدی ہیں "

افغانستان اس سے پہلے دو زبردست قربانیاں احمدیوں کی لے چکا ہے - اور اس کے سوا متعدد احمدی دکھ اور تکلیف اٹھا چکے ہیں - احمدی جماعت حق پر قائم ہے - اور حق کے لئے کھڑی ہے - اس لئے اس قسم کی مشکلات اس راہ میں روک نہ ہوں گی - بلکہ وہ

ان سنگلاخ زمینوں میں اپنے خون سے اشتہار دیگی

وہ کسی پر حملہ نہ کریں گے بایں اگرچہ خدا کے لئے ستائے جائیں گے تو وہ اپنے علی الحق ہونے کا ثبوت اپنی زندگی دیکر دیں گے -

یہ استقامت فوق الکرامت ہوتی ہے - ہم ہز میجسٹی شاہ افغانستان کے عدل و انصاف سے توقع کرتے ہیں - کہ وہ احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت و نگہداشت میں کوئی کمی نہ کریں گے - اور جب کہ انہوں نے دوسرے اہل مذاہب کو آزادی دی ہے - ہماری جماعت کو بھی آزادی دے رکھی ہے مگر نفس پرست پر ملاں ملک میں امن قائم نہیں رہنے دیتے خدا انہیں ہدایت دے - اس کے متعلق جو حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں - ان کا اقتباس حسب ذیل ہے،

حال میں افغانستان سے بعض دلچسپ افواہیں موصول ہوئی ہیں - ان میں زیادہ قابل ذکر یہ ہے - کہ فرقہ منگال کے لوگوں نے گورنر خوست کے خلاف ایک عظیم مظاہرہ کیا - بیان کیا جاتا ہے کہ خوست کے بعض ملا لوگ کچھ عرصہ سے امیر افغانستان کے اصولوں کے خلاف ایک قسم کا جہاد سا کر رہے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ امیر نے جو مذہبی احکام صادر کئے ہیں - ان میں سے کئی شرع اسلام کے خلاف ہیں - ان ملاؤں کو حکم دیا گیا تھا کہ کابل میں حاضر ہو کر اپنے اعتراضات کو درست ثابت کریں - لیکن ملاؤں نے ایسا نہیں کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ گورنر خوست کے نام حکم آیا ہے کہ منگال فرقہ کے ملکوں کو طلب کیا جائے - اور ضدی مولویوں کو کابل بھیجدیا جائے - لیکن اس وقت تک مذہبی ناراضگی کے شعلے بلند ہیں - فرقہ منگال سے بجائے اس کے کہ دس بیس آدمی قائم مقام بن کر جاتے ہیں - پانچ ہزار مسلم منگال گورنر سے ملاقات کرنے کے لئے مصون کے نواح میں جمع ہو گئے - اس پر گورنر کی پوزیشن سخت نازک ہو گئی - کیونکہ آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ اس فرقہ کے لوگ بے قابو ہو جائینگے - منگال کے لوگ یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے کہ اس خاص مسئلہ میں حق طاقت کے ساتھ ہے - ان کا مذہبی جوش اس وقت اور بھی زیادہ ہو گیا - جب وہ اس علاقہ کے ایک دو دیہات کو جلانے کیلئے روانہ ہوئے - ان دیہات کے باشندوں کا قصور یہ تھا کہ وہ احمدی ہیں - ایک موقع پر منگالی

کلکٹر بک گنج (بریلی) میں !

احمدی جلسہ

۱۹۲۴ء سے ہفتہ وار احمدی اجلاسوں کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس نے ہر ایک احمدی خواہ بوڑھا ہو یا جوان نوعمر ہو یا بچہ سب کے دل میں ایک ایسی روح اور سپرٹ پیدا کر دی ہے - جس کی نظیر اس دور میں دیکھی نہ سنی

اللہ اللہ یہ جوش و خروش - یہ ذوق و شوق کہ ہر ایک جوان اپنے اپنے خیالات میں بچہ بچہ اپنی اپنی دھن میں مضامین کی تیاری غزلیات کی انتخابی میں محو اور بڑی بیقراری سے اتوار کا انتظار کہ کب وہ دن آئے - کہ ہم اپنا مضمون یا غزل پڑھیں -

یہ سب کچھ اس بلند ہستی امیر المومنین حضرت فضل عمر سید یا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی نیم شبی دعاؤں کا اثر ہے - جو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس عہد فاروقی میں احمدیت کا بچہ بچہ مبلغ بنے اور دین اسلام کی حمایت میں کمربستہ اور مستعد ہو کر ڈٹ جائے - اور ہر ایک اس کونہ کا پتھر بنجائے کہ جس پر یہ گرے اس کو ریزہ ریزہ کر دے - اور جو اس پر گرے وہ چکنا چور ہو جائے -

اسی کے ماتحت آج ۳۰ مارچ بروز یکشنبہ بریلی کا ہفتہ وار اجلاس کلکٹر بک گنج میں (جو بریلی سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے) جناب بابو علی حسن صاحب کے کوارٹر پر ۱/۲ گو وقت ۷ بجے مقرر تھا لیکن فاصلہ کی وجہ سے احمدی ممبروں کے پہونچنے میں دیر ہو گئی - جس کی وجہ سے کچھ دوست اپنی اپنی ضروریات کے لئے شہر چلے آئے - لیکن پھر بھی کافی تعداد میں غیر احمدی دوست موجود تھے قریب ۹ بجے کے کارروائی جلسہ محمد یوسف صاحب سلمہ نے قرآن کریم کی تلاوت سے شروع فرمائی - اس کے بعد نہایت خوش الحانی سے ایک نظم پڑھی - اس کے بعد مولوی محمد الیاس صاحب سلمہٗ خلف اصغر حاجی غلام جبار صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بریلی نے ایک نظم سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پڑھی - بعدہٗ ہمارے منچلے اور پرجوش مبلغ عزیز محترم ماسٹر حبیب احمد صاحب قریشی نے اپنی خداداد قابلیت اور فرزانگی سے ہمارے آقا سید المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین - رحمۃ اللعلمین حبیب مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لقد لبثت فیکم عمراً الخ کو مدنظر رکھ کر لائف بیان فرمائی - اور اسی آیۃ کریمہ سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہوئے خاتم النبیین کی نہایت موثرانہ طریقہ پر لطیف تفسیر بیان فرمائی - بعدہٗ لندن و امریکہ جرمن و افریقہ بلکہ دنیا کے ہر گوشہ میں **اسلام** کے لئے احمدی جماعت کی سرگرمیاں اور فتنہ ارتداد میں علماؤ ھم شر من تحت ادیم السماء کی حالت زار کا فوٹو اور خدا کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کی گرم جوشیاں ایسے پر لطف طریقہ اور طرز و انداز سے بیان فرمائیں - جس سے حاضرین بہت محفوظ ہوئے - اور دلوں پر کافی اثر پڑا -

یہ ختم نہ ہونے والا دلکش اور دلچسپ منظر ۱۱ بجے ختم ہوا - اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا - حاضرین کی تواضع اچھے پیمانہ پر دوران جلسہ میں پان وغیرہ سے کی گئی - بعدہٗ چھوارے تقسیم ہوئے -

محمد حبیب شاہجہانپوری سابق کاتب

بقیہ کے لوگوں نے ٹیلیفون پر توجہ دی اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ کابل سے سلسلہ نامہ و پیام بالکل منقطع ہو جائیگا -

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے حصہ شمائل و اخلاق کا کچھ عرصہ پیشتر میں نے اعلان کیا تھا اب خدا تعالے کے فضل و رحم سے میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں کہ ایک ہفتہ تک کتاب مذکور کا پہلا حصہ مکمل ہو کر پریس سے آجائیگا - اور احباب کی خدمت میں روانہ کر دیا جائیگا - انشاء اللہ العزیز شمائل و اخلاق کی جلد کا یہ حصہ ۱۶۰ صفحوں پر شائع ہوا ہے - اور دوسرا حصہ بھی اسیقدر صفحوں پر انشاء اللہ شائع ہوگا -

میرا خیال ہے کہ شمائل و اخلاق کی بحث کم از کم ۴۸۰ صفحوں پر ختم ہو - اس جلد کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک ہے -

یہ کتاب ان دوستوں کو جو سیرۃ مسیح موعود یا کارخانہ الحکم کی کتابوں کے مستقل خریدار ہیں بذریعہ وی - پی بھیجدی جائے گی - اور جن کے نام درج رجسٹر نہیں ہیں ان کی درخواستیں آنے پر روانہ ہوگی - کتاب صرف پانچسو چھپوائی گئی ہے اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے تو آج ہی درخواست بھیجدیں -

مینیجر اخبار الحکم قادیان

"مسلم کا پیغام طلبائے ہائی سکول کے نام"

نونہالان جماعت یا عندلیبان بوستانِ مسیحا۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

چونکہ مجھے اس سکول سے نسبت ہے۔ چونکہ میں بھی اس مشنری کا ایک پرزہ ہوں۔ یا یوں سمجھ لو۔ کہ میں بھی اس گلشن تعلیم کا ایک مالی ہوں۔ اس لئے میں دور بیٹھا ہوا بھی آپ کی محبت کا خیال کرکے آپ کے بھلے کے لئے کچھ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ سب اس کی قدر کرکے اس پر عمل کرینگے۔

وھو ہٰذا

ماہ مارچ آپ کی تعلیم کا آخری مہینہ ہے۔ اس میں آپ میں سے ہر ایک کچھ نہ کچھ گھبراہٹ کو لئے ہوئے پھر رہا ہوگا اور گھبراہٹ کے ساتھ کچھ جد وجہد ہو رہی ہو گی۔ کوئی قلم دوات۔ کاغذ پنسل سنبھال رہا ہو گا۔ تو کوئی کتابوں سے لپٹا ہوگا۔ بعض کے بشروں پر خوشی کے آثار نمایاں ہونگے۔ تو بعض کے چہروں سے خوف و حزن برس رہا ہو گا۔ وہ جنہوں نے سال بھر کچھ کیا ہوگا کمرہ امتحان میں خوش وخرم داخل ہوتے ہونگے۔ اور وہ جو بارہ مہینے غفلت میں گذر گئے ہونگے۔ ڈگمگاتے ہوئے چلتے ہونگے۔ پھر پرچہ دینے کے بعد کوئی مسرت سے اچھل رہا ہوگا۔ اور کوئی قسمت و تقدیر کو کوستا ہوا کنج تنہائی کو دیکھتا ہوگا۔ غرض یہ بھی کیا ہے۔ خوشی وغم کی گھڑیاں ہیں۔ کہتے ہیں۔ ماہ مارچ بھی بہار میں شامل ہے۔ مگر عزیزو! بہار اسی کے ہے۔ جس نے کچھ محنت اٹھائی ہو۔ سچ ہے۔

گر پوچھتے ہو ہم سے اکسیر چیز کیا ہے
محنت ہے زندگی میں محنت ہے زندگی میں

مگر اے جماعت احمدیہ کے نوجوانو۔ تمہارے سامنے ایک اور بھی امتحان ہے۔ اور وہ بڑا امتحان ہے۔ دراصل اسی امتحان میں داخل ہونے کے لئے تم یہ امتحان دے رہے ہو۔ اور وہ امتحان کیا ہے۔ یہ کہ احمدؐ قادیانی کے قدموں پر دنیا کو لانا ہے۔

دیکھو اس امتحان میں سینکڑوں مصیبتیں ہیں۔ ہزاروں الجھنیں ہیں۔ آفات کے ریلے ہیں۔ مشکلات کے جھمیلے ہیں۔ قدم قدم پر ٹھوکریں ہیں۔ چپہ چپہ پر فتنے ہیں۔

پیارے مسیحا کے پیارے بچو! دنیا تمہاری طرف دیکھ رہی ہے۔ اس لئے کہ اس کی قسمت کا فیصلہ تمہارے دامن سے وابستہ ہے۔ سعید روحیں اطراف عالم سے آوازیں دے رہی ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی کا انحصار تمہارے اوپر ہے۔ چشمۂ حق کے متلاشی تڑپ رہے ہیں۔ اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔

پانی اک گھونٹ ہمیں کاش پلائے کوئی
ہے لگن دل میں لگی اس کو بجھائے کوئی

اے سلسلہ کے تازہ دم جوانو! ذرا اٹھنا۔ اور لوگوں کو بتا دینا کہ چشمۂ عرفان سے سیراب ہونا چاہتے ہو۔ تو آؤ۔ قادیان کی طرف آؤ۔ دوڑو! دارالامان کی طرف دوڑو۔ کھول کر کہہ دینا۔ کہ اگر ابدی راحت لینا چاہتے ہو۔ تو صلح دامن کے شیرازہ کا دامن پکڑو۔ اگر میدان نجات میں داخل ہونا چاہتے ہو۔ تو بس خدا کے مقرر کردہ خلیفہ حضرت محمود کا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ سنا دینا سب کو سنا دینا۔ کہ اب خدا تعالیٰ کے وصال کا ذریعہ ایشور کے درشن کی کھڑکی بس ایک ہی ہے۔ بیشک

خبر تھی جس کے آنے کی وہ آئے
جو رونق ہیں زمانے کی وہ آئے

لشکر محمود کے بہادر سپاہیو! دنیا کی مشکلات سے نہ ڈرنا کیونکہ ہر مشکل کامیابی کی ایک سیڑھی ہے۔ پس مصائب کو خوشی سے برداشت کرو۔ سوچو تو سہی کیا دشمن اس سے زیادہ بھی تکلیفیں ہمیں دے سکتے ہیں۔ جو اسلام کے دور اول میں کفار مکہ نے مسلمانوں کو پہنچائیں پھر جب ان مسلمانوں نے (خدا تعالیٰ نے ان پر ہزار ہزار رحمتیں برسائے۔) تلواروں کے سایہ میں جلتی ہوئی ریت پر۔ بھاری پتھروں کے نیچے دب کر ایمان سے منہ نہ پھیرا۔ اور تبلیغ اسلام میں لگے رہے۔ تو تم کیونکر موجودہ مشکلات سے ڈر سکتے ہو جبکہ ہمارے مسیحا کا یہ شعر پیش نظر ہو۔

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پرواہ نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم۔ دردوں کی ہے ہم کو سہار

وہی اسلام تو ہے۔ جس کو تم نے دنیا کے کونے تک پہنچانا ہے۔ اور وہی خدا تو تمہارے ساتھ ہے جو پہلوں کے ساتھ تھا۔ پھر ڈر کس بات کا۔ خدا داریم چہ غم داریم کہو۔ اور اٹھو۔ دیکھو اس وقت چاروں طرف سے احمدیت کی قبولیت کی صدائیں آرہی ہیں۔ کیونکہ یہ خدا کا منشاء بھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ بھی۔ سبحان اللہ

لِلّٰہ الحمد عجب رنگ دعائیں لائیں
لو مسرت کی خبر لیکے ہوائیں آئیں

پس تم خدا کے اس ارادے سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور جنت میں عزت۔ شہرت۔ ثواب کے وارث بنجاؤ۔ بہ الفاظ دیگر تم بھی ہو لگا کے شہیدوں میں مل رہو۔

احمدیت کے ہونہار فرزندو۔ لوگ تو ہندوستان اور جزیرۃ العرب کو رو رہے ہیں مگر میں تم سے کہتا ہوں

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اس لئے کہ "مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا" بر اعظم ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ پانچوں میں توحید کا پرچار کرکے پانچ نمازیں قائم کرنا ہے۔ اب خود کرلو۔ کتنا بڑا کام ہے۔ اور کیا تم ہو۔ مگر اس کا تصور کرکے گھبرا نہ جانا۔ ایک مومن اپنے منہ کے دم سے ہی بہت کچھ کر سکتا ہے۔ پرانے نوشتوں میں لکھا ہے۔ کہ مہدی مرید اپنے دم سے دشمنوں کو فنا کر دیا کریں گے۔

آج بیشک دنیا میں طوفان بے تمیزی ہے ہفت سالہ جنگ اعظم نے عالم کا نقشہ بدل دیا ہے۔ کئی شہریار بے یار ومددگار بنکہ بجائی دار ہو گئے۔ کئی ملک تباہ وبرباد ہوئے۔ ہزاروں شہر خستہ وخراب ہوئے۔ لاکھوں انسان لقمۂ تیغ اجل ہوئے۔ بیشمار گھروں میں ماتم بپا ہوئے۔ بچے یتیم ہوئے عورتیں بیوہ ہوئیں۔ اگرچہ جاپان نے اس جنگ میں حصہ نہ لیا۔ تو خدا کا قہر و غضب کسی اور رنگ میں ظاہر ہوا جس کا خوفناک نظارہ اخباروں کے ذریعہ دیکھ چکے ہو جس کے تصور سے جی گھبراتا ہے۔ پھر ایک طرف شاہ ایران کو معزول کیا جا رہا ہے اور اس کی رعایا محشر بپا کر رہی ہے۔ تو دوسری طرف سلطان ٹرکی کو علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور خلافت کا خاتمہ ہو رہا ہے عجب تماشہ ہے۔ خلیفۃ المسلمین کے معزول ہوتے ہی چاروں طرف مدعیان خلافت پیدا ہو گئے۔ ایک طرف شاہ حسین والئے حجاز خلیفہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ دوسری طرف شاہ مراکش خلافت کی آرزو نمائی کرتے ہیں۔ مصر والوں نے دونوں کے خلاف یہ اعلان کیا۔ کہ خبردار خلیفہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی رائے سے ہو گا۔ جلدی مت کرو۔ خلیفے کا وجود ضروری ہے اس کے علاوہ ہندوستان کی حالت تمہارے سامنے ہی ہے یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اور کیوں ہو رہا ہے۔ صرف خدا کے مامور کی وجہ سے اور بالکل خدا کے مامور کے منہ کی کہی ہوئی باتوں کے مطابق۔

پس اے احمدی جوانو! دنیا کو بتانا ہے۔ کہ خلیفہ کا ہونا اسلام کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ مگر وہ خلیفہ انسانوں کی کٹھ پتلی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کو خود خدا چنتا ہے۔ جو چنا بھی گیا۔ اور اس کا تخت گاہ قادیان ہے۔ مبارک وہ جو اسے پہچانے اور قبول کرے۔

پیارو! وقت آرہا ہے کہ دنیا کے شہنشاہ بھی ایک پاک وجود کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ کیونکہ

بدلیاں کفر کی کافور ہوئی جاتی ہیں
دیکھ لو نیر احمد کی شعاعیں آئیں

گو دنیا کے فرزندوں نے آج ہمیں تنگ کر رکھا ہے جس کی ادنیٰ سی مثال ضلع فرخ آباد کبھی ہے۔ یہاں دشمن جھوٹ مکر و فریب سینہ زوری سے کام لے رہا ہے۔ غریب الوطن مبلغوں کو پٹیا جا رہا ہے۔ بازاروں میں نکلنا دوبھر ہو رہا ہے۔ چاروں طرف سے گالیاں دی جا رہی ہیں۔ غرض ضلع سے نکلوانے کی پر زور کوششیں ہو رہی ہیں۔ ہمیں ان کی حرکات پر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی۔

کچھ ہنسی آتی ہے ہمکو آج ان کے کام پر
اور کچھ آتا ہے رونا کام کے انجام پر

م

یادگاری نمبر

اگرچہ مجھے یادگاری نمبر کے متعلق پھر اعلان کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے اس تحریک میں کامیابی کی توقع ہے۔

حیدرآباد دکن سے برادرم سیٹھ عبداللہ بھائی نے ایک سو کاپی کا آرڈر دیا ہے۔

میں حیدرآبادی دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ کم ازکم ایک ہزار کاپیوں کا انتظام کریں۔

الحکم کی زندگی میں سب سے پہلی مرتبہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی اس یادگاری نمبر کی ایک سو کاپیوں کے خریدنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ میں صدر انجمن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اور یہ مکرمی ڈاکٹر صادق کے عہد معتمدیت کی ایک یادگار رہوگی۔ صدر انجمن کے اس نمونہ سے امید ہے دوسری انجمنیں بھی اس یادگاری نمبر کی اشاعت کے لئے پوری سعی کریں گی۔ اور بہت جلد دس ہزار کی تعداد پوری کردیں گی۔

الحکم کے ایک نہایت ہی پرانے اور مخلص محب منشی اللہ دتا صاحب ہیڈ ماسٹر نے بھی ۲۰ کاپی کی خریداری کا اظہار کیا ہے۔ اور جناب نے ۲۵ کاپی کا آرڈر دیا ہے۔

ابھی تک یہ کل تعداد پانچسو کے قریب بھی نہیں آئی۔ تاہم مجھے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہے تو یہ دس ہزار یہ نمبر شائع ہوسکے۔ لاہور۔ فیروزپور شملہ۔ راولپنڈی۔ امرت سر۔ گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لودھیانہ۔ دہلی وغیرہ کی انجمنوں کو میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس دس ہزار کی تعداد پوری کرکے اس نمبر کی اشاعت کا موجب ہوں۔

عرفانی

اعتذار

جیسا کہ ۷ اپریل کے الحکم میں لکھا گیا تھا۔ ۱۴ کا الحکم شائع نہیں ہوسکا۔ اور یہ نمبر باوجود ڈبل کہلانے کے ڈبل نہیں۔ مشکلات کا اظہار کیا جاچکا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ العزیز ۷ مئی ۱۹۲۴ء کے ساتھ پھر الحکم کی اشاعت میں باقاعدگی ہوجائے گی۔ میں کوشش کررہا ہوں کہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۴ء کا الحکم وقت پر شائع ہوجائے

وباللہ التوفیق

(ایڈیٹر)

دارالامان کا ہفتہ

حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت کچھ ناساز رہی۔ مگر بایں آپ خدمت سلسلہ میں اسی طرح منہمک ہیں۔ آپ کی صحت اور سلسلہ کے فرائض کی ادائیگی کے سوال کے سامنے حضرت کی نظر میں اپنی صحت کا سوال قابل غور ہوچکا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اور التزام کریں کہ یہ بابرکت وجود پوری صحت کے ساتھ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ آمین۔

۲۔ مکرمی قاضی محمد عبداللہ خاں صاحب انسداد ارتداد کے صیغہ سے اپنے اصلی کام ہیڈ ماسٹری مدرسہ تعلیم الاسلام پر واپس ہوگئے ہیں۔ اور قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ ۱۷ اپریل ۱۹۲۴ء کو مسلم گروپ کے طلباء نے ان کو ایک ایڈریس دیا۔ جس میں ان کی خدمات کا اعتراف اور اپنے گروپ کی رپورٹ تھی۔ مسلم گروپ کے طلباء نے نہایت عمدہ پیمانہ پر حاضرین کی روزہ کشائی کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ حضرت اقدس بھی تشریف فرما تھے

۳۔ چودھری فتح محمد صاحب اپنے عہدہ نظارت دعوت وتبلیغ پر واپس ہوگئے۔ اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا مستقل طور پر عہدہ نظارت تعلیم وتربیت کے انچارج ہوئے۔ اور مکرمی مولوی شیر علی صاحب چودھری نصر اللہ خاں صاحب کے رخصت پر جانے کے باعث ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ چودھری صاحب نے حج کے ارادہ سے رخصت لی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس نیک مقصد میں انکو کامیاب کرے اور ہم کو توفیق دے۔

درخواست دعا

۱۹ اپریل ۱۹۲۴ء کو قاہرہ (مصر) سے عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصر کا تار ملا۔ کہ وہ سخت بیمار ہے دعا کیجاوے۔ اس سے پہلے ڈاک میں انکا ایک خط ملا تھا کہ موٹر لاری کی وجہ سے اسکے پاؤں کو سخت ضرب آئی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہڈی بچ گئی۔ ۱۷ اپریل کو وہ یہ تار دیتا ہے۔ احباب سے بہ منت التماس ہے کہ اپنے اس غریب الوطن خادم کیلئے دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کامل عطا فرمادے اور اپنے سلسلہ حقہ کی اشاعت کا مخلصانہ جوش اسے دے۔ آمین۔ ہزارہا میل کے فاصلہ سے عزیز مجاہد مصری علالت کی خبر جو اثر اس کے بوڑھے ماں باپ پر کرسکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ مگر میں مطمئن ہوں کہ وہ اللہ کی راہ میں نکلا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کے فضلوں کا امیدوار ہوں:۔

خادم عرفانی

الوصیت نمبر ۲۰۹۰

میں حمیدہ خاتون بنت شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم واہلیہ مولوی مطیع الرحمن بنگالی قوم شیخ ساکن وڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد اس وقت بہ تفصیل ذیل ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق وصیت کرتی ہوں۔ کہ انشاء اللہ العزیز اپنی زندگی ہی میں ادا کردونگی۔ مہر جو میرے شوہر مولوی مطیع الرحمان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ صمہ (پانچسو روپیہ) زیور جو میرے قبضہ میں میرے والدین کا عطیہ ہے سمہ (تین صدروپے) جملہ للعہ (۸۰۰ روپیہ) اسکا ۱/۱۰ حصہ مبلغ اسی روپیہ میں خود انشاء اللہ داخل کردونگی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر کوئی جدید جائداد میری پیدا ہو تو میں باقاعدہ اطلاع بھی انشاء اللہ دونگی۔

گواہ شد یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم والد موصیہ ۶/۸/۲۴
گواہ شد (مولوی) مطیع الرحمن بی۔اے بنگالی۔ شوہر موصیہ
العبد:۔ حمیدہ خاتون بقلم خود

مکرر یہ کہ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا نہ کرسکوں یا اسکا کوئی جزو باقی رہجاوے تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ میرے ورثا سے وصول کرے۔ گواہ شد شیخ یعقوب علی۔ العبد حمیدہ خاتون
گواہ شد شیخ محمد ابراہیم علی بقلم خود۔

الوصیت نمبر ۲۰۹۱

میں سکینہ خاتون ولد میاں سندھی شاہ صاحب زوجہ شیخ محمد ابراہیم علی قوم شیخ ساکن وڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت مبلغ آٹھ سو روپے کی ہے جس میں مہر مبلغ پانچسو روپے میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ اور مبلغ تین سو روپے کا زیور عطیہ میرے خسر کا ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کرتی ہوں یہ رقم میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ العزیز داخل کردونگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میں پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

گواہ شد محمد ابراہیم علی شوہر موصیہ العبد سکینہ خاتون بقلم خود
گواہ شد یعقوب علی ایڈیٹر الحکم خسر موصیہ

مکرر یہ کہ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا نہ کرسکوں یا اس کا کوئی جزو باقی رہ جاوے تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ میرے ورثا سے وصول کرے۔ گواہ شد یعقوب علی بقلم خود
گواہ شد شیخ محمد ابراہیم علی بقلم خود العبد سکینہ خاتون۔

الوصیت نمبر ۲۰۹۲

میں مبارکہ محمودہ خاتون بنت بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر پنشنر زوجہ شیخ ابوالحسن محمود احمد صاحب مجاہد مصر قوم شیخ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مبلغ ایک ہزار روپیہ کی بہ تفصیل ذیل ہے بقایا مہر صمہ ۵۰۰ زیورات صمہ ۵۰۰ میں اس جائداد کے متعلق ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں یہ رقم انشاء اللہ میں اپنی زندگی میں داخل کردوں گی اس کے علاوہ اگر اور کوئی جائداد میری وفات پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت

ماہتاب بگزیمود ن

یعنی ایک عبث اور لغو کام۔ وہ کام جس میں کبھی کامیابی نہ ہوسکے

جب سے مسلمانوں نے تقویٰ کی راہوں کو چھوڑ کر سطحی خیالات کی پیروی کرنی شروع کر دی تو اُن سے وہ سب طاقتیں مفقود ہو گئیں جن کی برکت سے قیصر و کسریٰ کی پامالی کے بعد **اسپین** و روما میں اسلامی پرچم لہرانے اور **غزنین** و غور اور پھر سندھ میں توحید کا ڈنکا بجنے لگا تھا۔ مضاف و مضافات آٹھ صدیوں تک **ہندوستان** میں بھی ان کے اقبال کا آفتاب خوب ہی چمکا۔ بلا ریب خدا تعالیٰ کے وعدے سچے اور اٹل ہیں۔ اس کا مسلمانوں کے ساتھ یہی عہد تھا کہ جب تک وہ اُسے نہیں چھوڑیں گے وہ اُنہیں نہیں چھوڑیگا۔ مگر جونہی کہ مسلمانوں نے اپنے حقیقی مالک سے بدعہدی کا آغاز کیا اور اُن کو اس کی عطا کردہ نعمتیں ہضم نہ ہوسکیں تو اُس نے بھی اس بدعہد اور ناسپاس قوم کو اِس کے اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ اور اس کے وہ تمام اسباب ایک ایک کر کے دوسری قوموں نے لے لئے۔ بالآخر اس کو اُس قوم کا محکوم ہونا پڑا جو نسبتاً اخلاق اور انصاف میں اس سے بڑھ کر تھی۔ میرا ایمان ہے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب یہ صورت ہمیشہ قایم نہیں رہ سکتی بلکہ محض عارضی طور پر مسلمانوں کی تادیب کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ صورتِ حالات بدلنے کے لئے اس نے اپنے راستباز نبی مسیح موعود کو ایک آزاد قوم کے عہد حکومت میں نازل فرمایا کہ اس مردہ قوم کی دوبارہ زندگی کا باعث ہو۔ جس کا اس بدنصیب قوم نے بے طرح مضحکہ اُڑایا۔

خدا کے نبیوں اور اُس کے جانشینوں کے درپئے آزار ہونا کوئی معمولی اور نظر انداز کر دینے والے افعال نہیں۔ اِس جُرم کی پاداش میں قیصر و کسریٰ کو پائمال کرنے اور فرعون و نمرود کو قعرِ **ہلاکت میں گرانے والے خدا کا وار کبھی خالی نہیں جا سکتا۔**

او خدا کے مقدس ترین اور زندہ کلام کو غلافوں میں لپیٹ کر طاقِ نسیان میں رکھنے والی غافل قوم!

تو اِن باتوں کو بت پرست سناتن دھرمیوں اور شوریدہ پشت خدا فراموش آریوں کی طرح ہزلیات مت سمجھ۔ یہ ایک توحید پرست عاشقِ رسول کی نصائح ہیں جو اُس قادرِ مطلق کی تحریک سے تجھ تک پہونچائی جاتی ہیں جس کا ارادہ تمہاری جگہ (اگر تو اپنی کجروی سے باز نہ آئی) کسی دوسری جماعت کو کھڑا کر کے اپنے اٹل وعدوں کے پورا کرنے کا ہو چکا ہے۔ وہ وقت قریب تر آ رہا ہے کہ جب تیرے لئے بجز کفِ افسوس کے اور کوئی چارہ کار نہ رہیگا۔ اُٹھ اور بیدار ہو جا کہ تو بہ نسبت اغیار کے زیادہ قریب ہے۔ ان ننگِ اسلام شہرت پسند لیڈروں کے آتشیں دامن کو چھوڑ دے جو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر تجھے ایک غلط راستہ کی طرف لیجا کر تیرے حق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں اور کہ سلامتی اور تیری کامیابی کا راز امن پسندی ہی میں مُضمر ہے

دیکھ! تمام مقدس صحائف سے افضل ترین اور مکمل صحیفہ کو دیکھ جس کی افضلیت و اکملیت کے یورپ کے بڑے بڑے ماہرین سیاست اور پیشوایانِ نصاریٰ جن کی اسماوار فہرست کی اس مضمون میں گنجائش نہیں قایل ہو چکے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ "واقعی خدا کی طرف سے تمام دنیا کی راہنمائی کے لئے اگر کوئی مکمل طور پر الہامی کتاب ہو سکتی ہے تو وہ صرف **قرآن مجید** ہی ہے۔ اور کیا ہی خوش قسمت ہے وہ قوم جس میں ایسی کتاب موجود ہے وغیرہ وغیرہ" مشہور دشمنِ اسلام انگلستان کے **ڈاکٹر گبن** جیسی شخصیتوں کو بھی اس کا اعتراف ہی کرنا پڑا اضطرارا تو بھی ذرا چشمِ بصیرت سے دیکھ کہ وہ کس طرف راہنمائی کر رہی ہے اور تیری کامیابی کا راز تقویٰ میں مُضمر ہے یا خدا کے راستبازوں کو گالیاں دینے میں۔ اور پھر اس میں آیتِ استخلاف پر بھی تدبّر کر کہ نبیوں کے جانشینوں کی کیا تعریف ہے اور وہ کس قوت و ایمان کے ہونے چاہئیں۔ اور ان کے لئے کونسی طاقت مقدم ہے۔ روحانی یا سیاسی۔ دینی یا دنیوی۔ دنیا پر دین مقدم ہے یا دین پر دنیا۔ قرآن مجید گو اگر تم نہیں پڑھ سکتے تو ذرا تاریخ کے اوراق کا ہی مطالعہ کرو۔ کہ صحابہ کیا سے کیا بن گئے۔ عرب کے معدودے چند نفوس اور وہ بھی بے سرو سامان لاکھوں اور کروڑوں نبرد آزمایانِ ایران پر کس طرح غالب آئے۔ بتلاؤ اِس چیرہ دستی کا باعث ان کا تقویٰ تھا یا کچھ اَور؟

اِن سب باتوں پر غور کرنے کے بعد تم ہی بتلاؤ خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے یا کہ وہ خود غرض لوگ جو یتیموں اور بیواؤں کا مال ہضم کرنے والے ہوں۔ اور پھر یہ بھی قابلِ غور ہے۔ جن خلفاء کی خدا تعالیٰ تعریف کرتا ہے کہ وہ دین اسلام کے ستون اور محافظ شریعت ہونگے کیا ان کو کوئی انسان معزول یا بحال کر سکتا ہے۔

اے بے کس درماندہ قوم! ان مولویوں کی باتوں پر نہ بھول۔ آج سے دو ہزار برس پیشتر یہ ایک قوم کو **غضب** کے عمیق گڑھے میں دھکیل چکے ہیں۔ ان کے جبّہ و دستار پر مت اِترا۔ کہ یہ بے عمل ہیں۔ ان میں نہ اخلاق ہیں اور نہ اخلاص۔ تقویٰ سے یہ کوسوں دور ہیں۔ یہ قابلِ رحم گروہ چشمِ بصیرت کہاں سے لائے کہ اُس پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ اگر تجھے میری بات کا یقین نہیں تو تُو اپنے مسلّم اور محبوب لیڈر **حالی** مرحوم کی بات پر ہی کان دھر۔ وہ تیرے ان مولویوں کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں:۔

کوئی مسئلہ پوچھنے اُن سے جائے ۔۔۔ تو گردن پہ بارِ گراں لیکے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اُس میں لائے ۔۔۔ تو قطعی خطابِ اہلِ دوزخ کا پائے

اگر اعتراض اُس کی نکلا زباں سے
تو آنا سلامت ہے دشواروں سے

کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھُلاتے ۔۔۔ کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں مُنہ پہ لاتے
کبھی خوک اور سگ ہیں اُسکو بتاتے ۔۔۔ کبھی مارنے کو عصا ہیں اٹھاتے

ستوں چشمِ بد دُور ہیں آپ دیں کے
نمونہ ہیں خُلقِ رسولِ امیں کے

آہ! دنیا کے مسلمان بالعموم اور مسلمانانِ ہندوستان بالخصوص نوبت حاجت سے معرّا دتوں سے نکبت و فلاکت میں محصور اور علما کی بے راہروی سے طاقت و ثروت سے مہجور ہو ہی چکے تھے کہ ان کے شامتِ اعمال کی وجہ سے چودھویں صدی ہجری کے نوخیز مگر غضب کے خدا فراموش لیڈروں نے محنت و ریاضت سے دستکش ہو کر جنگ زرگری سے اس بے بس قوم کا رہا سہا خون بھی نچوڑ لیا۔ جنگ طرابلس و بلقان اور پھر جنگِ عظیم میں طرح طرح کے متاثر کر دینے والے فقروں سے مسلمانوں کی جیبیں تو الگ رہیں غریب عورتوں تک کے زیور اتار لئے گئے۔ الغرض اگر ایک طرف یہ حالت تھی تو دوسری طرف دہلی میں خدام کعبہ کی چیخ و پکار نے الگ۔۔۔ سادہ لوح قوم کے دل مُٹھی میں کر رکھے تھے۔ فی الجملہ اس ٹرکی کے جال کی وسعت نے پامالی کا وہ بازار گرم کیا کہ ننھی ننھی گنجشک تاب بھی اس کی گرفت سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ لگے ہاتھوں اپنی گرما گرمی کو بسا غنیمت سمجھ کر زادۂ خاک کے متوالے اور کوٹ و پتلون کے شیدائی خلافت کی آڑ میں بغرض توسیع دکانِ حرص و آز اور نیز اپنی ہوا بندی کے لئے مُفت میں پیرس و لندن کی ہوا خوری بھی کر آئے۔ بس پھر کیا تھا ہندوستان کے ہر گوشہ میں خلافت کی سرگوشیوں کی **آذر گشسپ** کی مانند گرم بازاری شروع ہو گئی اور لگا روپیہ دھڑا دھڑ آنے۔ دفترِ خلافت سے اگر آج تھریس کے بارہ میں کسی حکم کا نفوذ ہوا ہے تو کل سمرنا کا ڈاکٹ نکل آیا ہے اور اسی طرح پرسوں اناطولیہ اور اترسوں اڈرنہ تو انرسوں قسطنطنیہ کے تخلیہ کا الٹی میٹم بھیجدیا گیا ہے چلو چھٹی ہوئی۔ جو کام ہزاروں لاکھوں آدمیوں کی قربانی اور اربوں روپیہ کے خرچ کے بعد ہونا تھا۔ وہ ان کاغذی گھوڑے دوڑانے والوں گھر بیٹھے ہی باتوں سے پورا کر کے قوم کا دل اپنی مُٹھی میں لے لیا۔ اس کے بعد آج پانچ ہزار کی رقم اِدھر سے اور دس ہزار اُدھر سے۔ کل پچاس ہزار بمبئی سے اور ایک لاکھ فلاں جگہ سے اور دو لاکھ کہیں سے غرضکہ اترسوں اور انرسوں علیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ نامتناہی کا دَور ایسا شروع ہوا کہ چاروں طرف سے **پو بارہ** کے آوازے آنے لگے۔ اور **"از تہ ریش گذشتن"** کے آگے سے روپیہ کی آمد کا بازار رونق پر آگیا۔

گوئیا باور نمی دارند روزِ داوری
کیں ہمہ قلب و دغل در کارِ داور میکنند

اے مراسمِ سیاسی سے بے بہرہ اور قابلِ رحم قوم! یہ تو بتلا کہ محض لفاظیوں اور کسی بے سرو سامان قوم کی گیدڑ بھبکیوں سے کہیں ملک اور سلطنتیں بھی ملا کرتی ہیں۔ یاد رکھ اور خوب یاد رکھ جس طرح شمشیرِ اقبال کے بغیر کوئی ملک یا سلطنت حاصل نہیں اسی طرح آیتِ استخلاف کے مفہوم کے خلاف کوئی خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور شمشیرِ اقبال اُس قوم کے سپرد ہوا کرتی ہے جو ملک داری کے مراسم سے کما ینبغی واقف ہو۔ اور اُس قوم کا انتخاب اپنی مصلحتوں کے ماتحت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ایسا ہی خلفا انبیوں کے جانشین ہوا کرتے ہیں اور وہ دو قسم کے ہوتے ہیں یعنی ایک تشریعی نبی اور دوسرے غیر تشریعی کے۔ تشریعی نبی کے خلفاء کا کام شریعت کا رواج دینا ہوتا ہے اِسلئے ان کے قبضہ میں حکومت بھی ہوتی ہے جیسا کہ خلفائے راشدین تھے۔ اور وہ خلافت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق پورے تیس برس تک قائم رہی بھید اس میں یہ تھا کہ اتنے عرصہ میں دنیائے جہان میں شریعت نبوی پھیل جائے۔ اور اسکے بعد حکومت کی ضرورت نہ رہی۔ بقول حالی

ہوئی مقتضے اجب کہ حکمت خدا کی + کہ تعلیم جاری ہو خیر الورےٰ کی
پڑے دھوم عالم میں دینِ ہدیٰ کی + تو عالم کی تم کو حکومت عطا کی

کہ پھیلاؤ دُنیا میں حُکمِ شریعت
کرو ختم بندوں پہ مالک کی حجت

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت + رہی اب نہ اسلام کو اُس کی حاجت
مگر حیف اے فخرِ آدم کی اُمت + ہوئی آدمیت بھی ساتھ اُسکے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اِک جھول تم پر
کہ اُترتے ہی اُسکے نکل آئے جوہر

پس جب شریعت کے احکام تمام دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکے اور خلافت راشدہ کا زمانہ ختم ہوگیا تو بعد میں اسلامی حکومتوں نے خلافت کا سلسلہ محض اپنے رُعب اور وقار کی خاطر جاری رکھا حتیٰ کہ ترکی حکومت نے بھی اس کو اپنا بہترین آلۂ کار سمجھکر بجائے اس کے کہ وہ ایک اسلامی حکومت کی حیثیت سے دین حق کی تبلیغ کرتی اُس نے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے جابجا خلافت کا جال بچھا دیا۔ اور مسلمان اس سے کچھ ایسے مانوس ہوئے کہ انہوں نے سب نیک کاموں سے قطع نظر کر کے خوبصورت مصری گائے کی طرح خلافت کے بُت کی پرستش شروع کر دی گویا کہ جس طرح مصریوں کی نجات کا باعث گائے بنی ہوئی تھی۔ اسی طرح مسلمانوں نے بھی خلافت کے بت کو ذریعہ شفاعت قرار دے رکھا تھا۔ کمبخت مصری قوم ایک طرف تو موسےٰؑ کی ہاں میں ہاں ملاتی تھی تو دوسری طرف گائے کو بھی نہیں چھوڑتی تھی۔ خدا کی غیرت جوش میں آئی۔ سیدنا موسےٰؑ نے قوم مذکور سے کہا کہ توحید اور بُت پرستی دونوں یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔ بالآخر خدا کے فرستادہ نے گائے کو ذبح کرا کے چھوڑا۔ بعینہٖ یہی ماجرا اِس قوم کا ہے۔ خدا کی مشیّت کے خلاف خلافت کے بُت کو نہیں چھوڑتی تھی۔ چنانچہ یہاں بھی وہی غیرت جوش میں آئی۔ اُس کے زبردست ہاتھ نے خلافت کے بُت کو اس طرح سے پاش پاش کر ڈالا جس کے قیام کی صورت ناممکن العمل ہو چکی ہے مگر یہ قوم ہے کہ اب بھی بے سُرا راگ الاپے چلی جارہی ہے۔ حالانکہ ارادۂ الہٰی کے مطابق اُس دوسری قسم کی خلافت کا جو آیت استخلاف کے وعدہ اور مسیح موعود کی تعلیم و زمانہ کے حالات کے ماتحت قائم ہو چلی ہے تا کہ خدا سے مہجور قلوب کی تاریکیوں کو دُور کر کے اپنے روحانی لمعات کی روشنی سے عالم کو پھر ایک دفعہ معمور کر دے۔

اے خدا فراموش قوم! کیا تو ایسے کام میں کامیاب ہو سکتی ہے جو مشیّت ایزدی کے خلاف اور تمہیں قعرِ ضلالت میں گرانیوالا ہو۔ کبھی نہیں۔ تو نے اگر خود ڈوبنا ہے تو ڈوب جا۔ لیکن وہ تمہیں اپنے ارادہ پر ہرگز غالب نہیں آنے دیگا۔ اور تیری سب کوششیں حق کے مقابلہ میں بیشک "ماہتاب بگز پیمودن" کی مصداق ہوں گی۔

آ! اگر تو نے عجائبات قدرت کا ظہور دیکھنا ہے تو ہم تم سب مل کر خلافت حقہ کے ماتحت خدا تعالیٰ کی رضاجوئی میں مشغول ہو جائیں اور پھر اسلام کی بہار دیکھ کہ یہ وہی اسلام ہے جو آج سے تیرہ صدیاں پیشتر تھا یا کوئی دوسرا۔

اے گم کردہ راہ قوم! تجھے تو اتنا بھی ہوش نہیں کہ تیرے ان شور و غل مچانیوالے لیڈروں کی کیا حقیقت ہے اور یہ کس شمار و قطار میں ہیں۔ تو برٹش قوم پر بے فائدہ لے دے کر رہی ہے خود ترکوں نے تیرے لیڈروں اور خود تجھے بارہا ٹھکرا دیا ہے۔ انہوں نے کبھی تیرے لیڈروں کی باتوں پر کان نہیں دھرا۔ اُن پر ہی کیا موقوف ہے دنیا کی کل سیاسی قوموں کا یہی طریقہ ہے۔ تو نے اور تیرے لیڈروں نے باوجود جبیں فرسائی کے بتجربہ کر لیا ہے کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے" ترکوں نے تلوار کا کام تلوار سے ہی لیا۔ تیرے لیڈروں کی باتوں کو یورپ والے ہمیشہ "مُہرہ لطاس انداختن" ہی سمجھتے رہے اور بس۔

اب تیرے لئے اس سے بہتر چارۂ کار نہیں ہو سکتا کہ تو حق کی طرف رجوع کر کے آنکھوں سے تعصّب کی پٹی اتار کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مطالعہ شروع کر دے (جس کی وجہ سے اس صدیوں کے کھیل کا خاتمہ حتیم زدن میں کر دیا گیا ہے) تا کہ تو کسی مفید نتیجہ پر پہونچ سکے۔

والسلام خاکسار محمد اعظم احمدی عفی عنہٗ۔

ایڈیٹر:۔ مندرجہ بالا مضمون کے متعلق میں ناظرین الحکم کو تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسے اپنے غیر احمدی دوستوں میں شائع کریں۔ تا کہ ان کو معلوم ہو کہ جس خلافت کی تائید کے لئے انہوں نے شور و پکار کی اور آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ اس کا حشر خود حاملان خلافت (ترکوں) کے ہاتھوں سے کیا ہوا ہے۔ اور اب ترکوں کے صاف اور واضح جواب پر بھی صدر خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کے صدر تار پر تار دے رہے ہیں۔ اور وہاں سے حوصلہ شکن جواب آ رہے ہیں۔

اب ہندوستان کے مسلمانوں پر حقیقت واضح ہو رہی ہے۔ خلافت حقہ راشدہ وہی ہے جس کو خدا نے قائم کیا ہے۔ تم اس کو اس کے کاموں سے شناخت کرو۔ کہ اسلام کی بہترین اور حقیقی خادم وہی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی تبلیغ و اشاعت اس کا اولین مقصد ہے۔ اور اکناف عالم میں وہ اسلامی صداقت کا پرچم بلند کر رہی ہے۔ وہی کامیاب ہوگی۔ اور دنیا کو

دین واحد پر جمع کریگی

مبارک وہ جو ہماری بات سنے اور خدا اس پر رحم کرے۔